بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دار الافتاء

مولانا اعجاز احمد صمدانی
استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

زکوٰۃ کی ادائیگی کا آسان طریقہ

دینِ اسلام کی بنیاد جن ستونوں پر رکھی گئی ہے، ان میں سے ایک بنیادی ستون زکوٰۃ ہے۔ قرآن مجید میں جا بجا اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ و اتوا الزکوٰۃ کا حکم آیا ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت واضح ہوتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلام کی نظر میں زکوٰۃ نماز ہی کی طرح فرضِ عین ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ نماز ہر مسلمان پر فرض ہے جبکہ زکوٰۃ صاحبِ نصاب مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے۔

لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام بہت کم ہے۔ بعض بدنصیب تو ایسے ہیں کہ سرے سے زکوٰۃ ادا ہی نہیں کرتے جو کہ بڑی محرومی اور بڑے گناہ کی بات ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی متعدد وعیدیں آئی ہیں جو ایمان کی ادنیٰ سی چنگاری رکھنے والے مسلمان کو بھی اس اہم فریضے کی ادائیگی پر ابھارنے کے لئے کافی ہیں مثلاً قرآنِ مجید میں ارشادِ باری ہے:

والذین یکنزون الذھب و الفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیلِ اللہِ فبشرھم بعذاب الیم
یوم یحمیٰ علیھا فی نارِ جھنم فتکوی بھا جباھھم و جنوبھم و ظھورھم

(التوبۃ ، ۳۴)

ترجمہ: اور جو جمع کر کے رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں، سو ان کو خوشخبری سنا دے دردناک عذاب کی۔ جس دن کہ آگ دہکائیں گے اس مال پر دوزخ کی پھر داغیں گے اس سے ان کے ماتھے اور پہلو اور پیٹھیں۔

ایک حدیث میں ہے:

ما منع قوم من الزکوٰۃ الا ابتلاھم اللہ بالسنین (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۴۷۳۳)

ترجمہ: جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ اس پر قحط سالی مسلط فرما دیتے ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کی نظر میں زکوٰۃ کی ادائیگی کتنی اہم اور ضروری ہے۔

الحمد للہ، بہت سے مسلمان ایسے ہیں کہ جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں لیکن ان میں سے بہت سے لوگ طرح طرح کی کوتاہیوں میں مبتلا ہیں مثلاً

ا.......... بعض لوگ زکوٰۃ کا باقاعدہ حساب نہیں کرتے، جتنا جی میں آئے دیدیتے ہیں۔ اس بات کا اہتمام نہیں کرتے کہ جتنی زکوٰۃ ان پر واجب تھی، وہ سب ادا ہو گئی کہ نہیں۔ یہ طرزِ عمل درست نہیں۔ اگر اس طرح کرنے سے کچھ مال کی زکوٰۃ رہ گئی تو اتنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ

کرنے کا گناہ ہوگا۔

۲..........بعض لوگ حساب تو کرتے ہیں لیکن صحیح صحیح حساب نہیں کرتے بلکہ اندازہ سے حساب کرتے ہیں۔ اپنے اموال کا ایک عمومی اندازہ لگاتے ہیں اور اس کے حساب سے بننے والی زکوٰۃ ادا کردیتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ احتیاطا کچھ زیادہ زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ طریقہ بھی درست نہیں اس لئے کہ اس سے پوری زکوٰۃ ادا ہونے کا یقین نہیں ہوتا۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اموال کا پورا حساب کرکے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ ہاں، ایسی صورت میں اگر کچھ زکوٰۃ مزید ادا کردی جائے تو یہ بہتر اور احتیاط کی بات ہے۔

۳..........بعض لوگ اموالِ زکوٰۃ کی وہ قیمت لگاتے ہیں جس پر انہوں نے مال خریدا یا جتنی رقم خرچ کرنے پر وہ مال تیار ہوا۔ یہ بھی درست نہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ زکوٰۃ کا حساب کرتے ہوئے ان اموال کی موجودہ بازاری قیمت لگانی چاہیے۔

۴..........بعض لوگ تمام اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، بلکہ بعض اموال کی زکوٰۃ ادا کردیتے ہیں اور بعض کی نہیں کرتے۔ اس کوتاہی کا بڑا سبب لاعلمی ہے کہ ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے کون کون سے اموال پر زکوٰۃ واجب ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کوتاہیاں ہوجاتی ہیں لیکن درج بالا کوتاہیاں وہ ہیں جن کا تعلق زکوٰۃ کے حساب سے ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے باقاعدہ ایک تفصیلی نقشہ مع مثال شائع کیا جائے تاکہ عوام الناس کے لئے اس کے ذریعے زکوٰۃ کا حساب نکالنا آسان ہو۔ چنانچہ ذیل میں ایک نقشہ دیا جارہا ہے۔ آپ اس کی رہنمائی صحیح صحیح زکوٰۃ نکال سکتے ہیں۔

دارالافتاء

دارالافتاء

نقشہ برائے ادائیگیِ زکوٰۃ

(الف) قابل زکوٰۃ اثاثے

نمبر شمار	قابل زکوٰۃ اثاثے	قیمت
۱	سونا (خواہ کسی شکل میں ہو)۔	50,000/=
۲	چاندی (خواہ کسی شکل میں ہو)۔	10,000/=
۳	مال تجارت یعنی بیچنے کی حتمی نیت سے خریدا ہوا مال/مکان/زمین وغیرہ۔ (۱)	300,000/=
۴	بینک میں جمع شدہ رقم۔	100,000/=
۵	اپنے پاس موجود نقد رقم۔	100,000/=
۶	ادھار رقم (جس کے ملنے کا غالب گمان ہو) خواہ نقد رقم کی صورت میں دیا ہو، یا مال تجارت بیچنے کی وجہ سے واجب ہوا ہو۔	50,000/=
۷	غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ سے)۔	10,000/=
۸	کمپنی کے شیئرز جو تجارت (Capital Gain) کی نیت سے خریدے ہوں، ان کی پوری قیمت (موجودہ مارکیٹ ویلیو)۔	50,000/=
۹	جو شیئرز نفع (Dividend) کی غرض سے خریدے گئے، ان میں کمپنی کے ناقابل زکوٰۃ اثاثے (Operating Assets) جیسے بلڈنگ، مشینری وغیرہ کو منہا کیا جاسکتا ہے۔ (اور بہتر ہے کہ احتیاطاً انکی پوری قیمت لگائی جائے)	50,000/=
۱۰	بچت سرٹیفیکیٹ جیسے FEBC, NDFC, NIT (صرف اصل رقم پر زکوٰۃ ہوگی)۔ (۲)	100,000/=
۱۱	کسی جگہ اپنی امانت رکھوائی ہوئی رقم/سونا/چاندی/مال تجارت۔	10,000/=
۱۲	کمیٹی (بیسی) میں اپنی جمع شدہ رقم۔ (جبکہ بیسی وصول نہ ہوئی ہو)	10,000/=
۱۳	خام مال جو مصنوعات بنا کر فروخت کرنے کے لئے خریدا گیا۔	200,000/=
۱۴	تیار شدہ مال کا اسٹاک۔	20,000/=
۱۵	کاروبار میں شراکت کے بقدر حصہ۔ (قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت مع نفع)	50,000/=
	کل مالِ زکوٰۃ کی مالیت رقم کی شکل میں:	11,10,000

---

(۱)...... اگر بیچنے کی حتمی نیت نہ ہو بلکہ کرایہ پر دے کر کمانے کی نیت ہو یا ویسے ہی سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کوئی جائیداد خریدی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

(۲)...... اگرچہ موجودہ حالات میں ان کا خریدنا جائز نہیں۔

نمبر شمار	(ب) وہ رقوم جو منہا کی جائیں گی:	مقدار
۱	واجب الاداء قرضہ (ا)	10,000/=
۲	کمیٹی (بیسی) کے بقایاجات۔ (اگر یہ کمیٹی مل چکی ہو)	100,000/=
۳	یوٹیلیٹی بلز جو زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکے ہوں۔	10,000/=
۴	پارٹیوں کی ادائیگیاں جو ادا کرنی ہوں۔	100,000/=
۵	ملازمین کی تنخواہیں، جو زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکی ہوں۔	100,000/=
۶	گزشتہ سال کی زکوٰۃ کی رقم، اگر ابھی تک ذمہ میں باقی ہو۔	10,000/=
۷	قسطوں پر خریدی ہوئی چیز کی واجب الاداء قسطیں۔	100,000/=
	وہ رقم جو منہا کی جائیگی	4,30,000/=
	کل مال زکوٰۃ (رقم)	11,10,000/=
	وہ رقم جو منہا کی جائیگی	4,30,000
	وہ رقم جس پر زکوٰۃ واجب ہے	6,80,000/=
	مقدار زکوٰۃ (قابل زکوٰۃ رقم کو چالیس پر تقسیم کریں)	17,000/=

نوٹ: یہاں تمام رقوم کو بذریعہ مثال واضح کیا گیا ہے، آپ اپنے اموال کی حقیقی قیمت درج کر کے مندرجہ بالا طریقہ کار اختیار کریں، آپ ان اموال کی قیمت درج فرمائیں جو آپ کے پاس موجود ہوں اور نمونہ کے مطابق زکوٰۃ کا حساب نکالیں۔

فتوی نمبر ۶۱/۱۰۸۵
مورخہ ۲۹/۸/۲۹

مرتبہ
اعجاز احمد غفر اللہ لہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۶-۸-۱۴۲۹ھ

محمد عبد المنان عفی عنہ
۱۲-۸-۱۴۲۹ھ

نائب مفتی

الجواب صحیح
29-۸-۱۴۲۹ھ

مفتی

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۱۳/۸/۱۴۲۹ھ

مفتی

(ا) البتہ وہ بڑے بڑے پیداواری قرضے جن سے ناقابلِ زکوٰۃ اموال خریدے جائیں، منہا نہ ہوں گے۔ (اسلام اور جدید معیشت و تجارت، ۹۴)